از عدالت عظمیٰ

16 اپریل 1964

روپ چند گپتا

بنام

راگھوونشی پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگر

[پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔ اور کے۔ سی۔ داس گپتا، جسٹس۔]

فرمان۔ گٹھ جوڑ۔ گٹھ جوڑ کے اجزاء۔ ایک فریق جسے شامل کرنے کی ضرورت نہیں تھی اسے شامل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ گٹھ جوڑ نہیں بناتا ہے۔ دو محدود کمپنیاں۔ تمام ڈائریکٹر مشترکہ۔ ایک کا مقدمہ۔ دوسرا دفاع نہیں کرتا ہے۔ مقدمے کو گٹھ جوڑ نہیں بناتا ہے۔

مدعا علیہ نمبر 2 مدعا علیہ نمبر 1 کا کرایہ دار ہے اور اپیل کنندہ ذیلی کرایہ دار ہے۔ جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 دونوں کے ایک ہی ڈائریکٹر تھے۔ مدعا علیہ نمبر 1 نے مدعا علیہ نمبر 2 کے خلاف بے دخلی کے لیے مقدمہ دائر کیا جس میں اپیل کنندہ کو فریق کے طور پر شامل نہیں کیا گیا تھا۔ موجودہ مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کے درمیان معاہدے کے ذریعے کہ مقدمے کا دفاع نہیں کیا گیا اور مدعا علیہ نمبر 1 کے حق میں ایک طرفہ فرمان حاصل کیا گیا۔ اس حکم نامے کی بنا پر مدعا علیہ نمبر 2 کے ذیلی وکیل کے طور پر اپیل کنندہ تجاوز کرنے والا بن گیا اور اسے زمین پر رہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اس صورتحال سے بچنے کے لیے اپیل کنندہ نے حکم نامے کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دینے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ یہ ملی بھگت سے حاصل کیا گیا تھا۔ ٹرائل جج نے اس کی دلیل کو قبول کر لیا اور ہدایت دی کہ اپیل کنندہ اب بھی کرایہ

دار ہے اور اس مقدمے میں مدعا علیہان کو یک طرفہ فرمان پر عمل درآمد کے لیے کوئی قدم اٹھانے کی ہدایت کی۔ اپیل پر ٹرائل کورٹ کے فرمان کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا گیا کہ موجودہ اپیل کنندہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ ایک طرفہ فرمان ملی بھگت کے طور پر حاصل کیا گیا تھا۔

اس عدالت کے سامنے وہی دلائل اٹھائے گئے جو نیچے کی عدالتوں میں اٹھائے گئے تھے۔

منعقد: (1) محض یہ حقیقت کہ مدعا علیہ نے مدعی سے اتفاق کیا کہ اگر مقدمہ لایا جاتا ہے تو وہ اس کا دفاع نہیں کرے گا، ضروری نہیں کہ یہ گٹھ جوڑ ثابت ہو۔ یہ صرف اس صورت میں ہے جب یہ معاہدہ اس معنی میں غلط طریقے سے کیا گیا ہو کہ ایک بے ایمان مقصد حاصل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا کہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی ملی بھگت تھی۔

سکاٹ بمقابلہ سکاٹ۔ 1913 لاء رپورٹس (پروبیٹ ڈویژن) 52 اور ناگوبائی امال اور دیگر بمقابلہ بی شماراؤ، [1956] ایس سی آر 451، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(2) قانون مکان مالک کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ذیلی کرایہ دار کو شامل کیے بغیر ایک درست نوٹیفکیشن کی بنیاد پر زمین پر قبضہ کرنے کے لیے کرایہ دار کے خلاف مقدمہ دائر کر سکتا ہے اور اس طرح کے مقدمے کا فرمان ذیلی کرایہ دار کو پابند کرے گا اور اس لیے موجودہ معاملے میں مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعے دائر مقدمہ کو نامناسب عمل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(iii) مدعا علیہ نمبر 2 کو پہلے کے مقدمے کا دفاع کرنے سے روکنا بھی کوئی نامناسب عمل نہیں تھا کیونکہ اگر اس کے پاس اچھا دفاع بھی تھا تو وہ اسے لینے کا پابند نہیں تھا۔

(iv) یہاں تک کہ اگر اپیل کنندہ کلکتہ ٹھیکا کرایہ دار ایکٹ، 1949 کے معنی میں ٹھیکا کرایہ دار ہوتا، تو اس نے اسے مدعا علیہ نمبر 2 کے ذریعے بے دخلی کے خلاف تحفظ فراہم کیا ہوتا لیکن اس نے مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعے بے دخلی کے خلاف تحفظ فراہم نہیں کیا ہوتا کیونکہ یہ ایکٹ ٹھیکا

کرایہ دار کو صرف زمیندار کے ذریعے بے دخلی سے بچانے کے لیے بنایا گیا تھا نہ کہ کسی دوسرے ذریعے سے بے دخلی کے خلاف۔

شمس الدین احمد بمقابلہ دیناناتھ ملک، 1957 کے اصل فرمان نمبر 123 کی اپیل، 13-8-59 پر فیصلہ کیا گیا۔

(v) جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 دو الگ الگ قانونی حقوق ہیں اور اس لیے صرف اس وجہ سے کہ دونوں کے ایک ہی ڈائریکٹر تھے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مقدمے کا مقصد بے ایمان یا مذموم تھا۔

(vi) ہائی کورٹ کی اپیلٹ بنچ نے صحیح فیصلہ دیا ہے کہ موجودہ اپیل کنندہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ اعتراض شدہ فرمان اجتماعی طور پر حاصل کیا گیا تھا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: سول اپیل نمبر۔ 1964 کا 172۔1959 کے اصل فرمان نمبر 212 سے اپیل میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 6 جولائی 1962 کے فیصلے اور حکم نامے سے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے ایس ٹی دیسائی، بی سین اور بی پی مہیشوری۔

جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے سالیسیٹر جنرل ایچ این سنیل، اجیت کمار سین اور ایس این مکھرجی۔

15 اپریل 1964۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا، جے۔-اس قانونی چارہ جوئی کا موضوع کلکتہ شہر کے کاروباری مرکز کے مرکز میں زمین کا ایک ٹکڑا ہے۔ یہ ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی رگھونشی پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعے 21 جنوری 1950 کو مغربی بنگال کے آفیشل ٹرسٹی سے لیز پر لی گئی 52 کوٹہ اراضی کے ایک بلاک کا حصہ تھا۔

یہ لیز 21 جنوری 1950 سے شروع ہونے والی 75 سال کی مدت کے لیے بلڈنگ لیز تھی۔کرایہ دار کو 10 سال کے اندر زمین پر تین یا چار منزلہ عمارت کی تعمیر مکمل کرنی پڑتی تھی۔ستمبر 1960 میں، رگھو ونشی پرائیویٹ لمیٹڈ نے اپنے بدلے میں 52 کوٹھ میں سے 10 کوٹھ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی، لینڈ اینڈ بریکس لمیٹڈ کو لیز پر دیے۔رگھو ونشی پرائیویٹ لمیٹڈ، (جسے اس کے بعد "رگھو ونشی" کہا جاتا ہے) کی طرف سے لینڈ اینڈ بریکس لمیٹڈ کے حق میں اس لیز نے (جسے اس کے بعد "لینڈ اینڈ بریکس" کہا جاتا ہے) یکم اکتوبر 1950 سے شروع ہونے والی ماہانہ کرایہ داری پیدا کی۔زمین اور اینٹیں اپنے بدلے میں پورے 10 + کوٹھ موجودہ اپیل کنندہ روپ چند گپتا کو ان کے کاروباری نام ہندا ییز ویز کے تحت کرایہ پر دیتی ہیں۔یہ لیز 19 اگست 1950 اور 5 ستمبر 1950 کو ہندا ییز ویز اور لینڈ اینڈ بریکس کے درمیان دو خطوط کے ذریعے طے شدہ شرائط پر تھی۔ذیلی لیز کی شرائط کے مطابق، ذیلی کرایہ دار نے زمین کو کسی کو ذیلی کرایہ پر نہ دینے، زمین اور اینٹوں کی ضرورت پڑتے ہی زمین کو کسی بھی مقصد کے لیے خالی کرنے اور زمین پر کچھ بھی تعمیر نہ کرنے بلکہ کھلی زمین کو صرف "موٹر گاڑیوں کے لیے گیراج کے مقصد" کے لیے استعمال کرنے کا عہد کیا۔تاہم اس ذمہ داری کے باوجود اپیل کنندہ نے زمین پر ایک پکا ڈھانچہ تعمیر کیا۔زمین اور اینٹوں نے ناکام احتجاج کیا اور پھر ان ڈھانچوں کو مسمار کرنے کے لیے کلکتہ میونسپلٹی ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کی۔وہ کارروائیاں بھی ناکام رہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور اینٹوں نے بھی فروری 1953 میں اپیل کنندہ کو عہدہ چھوڑنے کا نوٹس دیا تھا۔اس کے بعد عدالت میں کوئی مقدمہ نہیں چلا۔لیکن کرایہ کے بقایا جات کے لیے ایک مقدمہ لینڈ اینڈ بریکس نے اپیل کنندہ کے خلاف ستمبر 1955 میں اور دوسرا 1957 میں دائر کیا تھا۔ان دونوں مقدمات میں رضامندی کے احکامات منظور کیے گئے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً مئی یا جون 1954 میں، رگھو ونشی اس زمین پر قبضہ کرنے کا خواہاں تھا جو اس نے لینڈ اور اینٹوں کو لیز پر دی تھی۔مشکل یہ تھی کہ اپیل کنندہ کو ذیلی کرایہ دینے والی زمین اور اینٹیں اس وقت تک اس کے کرایہ دار رگھو ونشی کو قبضہ فراہم کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھیں جب تک کہ اپیل کنندہ سے قبضہ حاصل نہ ہو جائے۔یہ ان حالات میں تھا کہ رگھو ونشی نے 11 اپریل 1955 کو چھوڑنے کے نوٹس کے ذریعے زمین اور اینٹوں کے حق میں اپنی لیز کا تعین کیا۔رگھو ونشی نے پھر زمین پر قبضہ کرنے کے لیے زمین اور اینٹوں کے خلاف کلکتہ کی ہائی کورٹ میں 1955 کا مقدمہ نمبر 3283 دائر کیا۔اپیل کنندہ کو مقدمے میں شامل نہیں کیا گیا اور لینڈ اینڈ بریکس نے اس کا مقابلہ نہیں کیا۔عدالت نے 11 مئی 1956 کو

رگھوونشی کے حق میں ایک یک طرفہ حکم نامہ جاری کیا تھا۔

اس فرمان کے ضروری قانونی نتائج یہ ہیں کہ زمین اور اینٹوں کے ذیلی پٹہ دار کے طور پر مدعی کو زمین پر رہنے کا کوئی حق نہیں ہے اور وہ خلاف ورزی کرنے والا بن گیا ہے۔اس حکم نامے کے نتیجے سے بچنے کے لیے موجودہ مقدمہ روپ چند گپتا نے لایا تھا۔اس کا مقدمہ یہ ہے کہ یہ حکم نامہ "مدعی کو مرزیت کرنے اور مدعی کے خلاف کوئی حکم نامہ جاری کیے بغیر مدعی کو مذکورہ احاطے سے بے دخل کرنے کے لیے مدعاعلیہان کے درمیان دھوکہ دہی اور ملی بھگت سے حاصل کیا گیا تھا۔"لینڈ اور اینٹوں اور رگھوونشی دونوں کو مقدمے میں شامل کیا گیا ہے۔لینڈ اور اینٹوں کو پہلے مدعاعلیہ کے طور پر، اور رگھوونشی کو دوسرے مدعاعلیہ کے طور پر۔دونوں نے دھوکہ دہی اور ملی بھگت کے الزامات کی تردید کی۔

یہ مقدمہ کہ حکم نامہ دھوکہ دہی کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا، سماعت میں ترک کر دیا گیا اور صرف یہ الزام لگایا گیا کہ یہ ایک گٹھ جوڑ کا مقدمہ تھا۔

ٹرائل جج نے فیصلہ دیا کہ 1955 کے سوٹ نمبر 3283 میں ایک طرفہ فرمان حاصل کرنے کے معاملے میں مدعاعلیہ نمبر 1 اور مدعاعلیہ نمبر 2 کے درمیان ملی بھگت تھی اور مدعی اس فرمان کا پابند نہیں تھا۔انہوں نے ایک اعلامیہ دیا کہ مدعی اب بھی مدعاعلیہ نمبر 1 کے تحت کرایہ دار ہے اور ایک طرفہ فرمان کے تحت نکالے جانے کا ذمہ دار نہیں ہے۔انہوں نے ایک حکم نامہ جاری کرنے کا بھی حکم دیا جس میں مدعاعلیہان کو ایک طرفہ فرمان پر عمل درآمد میں کوئی قدم اٹھانے سے روکا گیا ہو۔

مدعاعلیہ نمبر 2، رگھوونشی کی اپیل پر، ٹرائل جج کے ذریعے دیے گئے فرمان کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔اپیل سننے والے جج اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعی یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ 1955 کے مقدمہ نمبر 3283 کا فرمان اجتماعی طور پر حاصل کیا گیا تھا۔لہذا، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ مدعی اس مقدمے کے حکم نامے کا پابند ہے۔

یہ ہائی کورٹ کے اپیلٹ بنچ کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیل مدعی روپ چند گپتا نے دائر کی ہے۔

اپیل میں فیصلے کے لیے واحد سوال یہ ہے کہ کیا مدعی نے اپنے اس الزام کو ثابت کیا تھا کہ ایک طرفہ حکم نامہ رگھوونشی اور لینڈ اور اینٹوں کے درمیان ملی بھگت کے نتیجے میں حاصل کیا گیا تھا۔ وہ اہم حالات جن پر مدعی نے گٹھ جوڑ ثابت کرنے کے لیے انحصار کیا اور جن سے ماہر جج کے مطابق اس کا مقدمہ قائم ہوا وہ یہ تھے: رگھوونشی اور لینڈ اینڈ بریکس اگرچہ الگ الگ اداروں میں ڈائریکٹر کے طور پر ایک ہی افراد تھے۔ سرکاری ٹرسٹی کے ساتھ لیز کے معاہدے کے لحاظ سے عمارت کی تعمیر لازمی طور پر رگھوونشی کے حصص یافتگان کے مفاد میں تھی اور اس لیے یہ زمین اور اینٹوں کے بھی مفاد میں تھا کیونکہ اہم حصص یافتگان ایک جیسے تھے۔ کلکتہ ٹھیکا کرایہ داری ایکٹ، 1949 زمین اور اینٹوں کے ذریعے کسی بھی مقدمے میں مدعی کی بے دخلی کی راہ میں ایک سنگین رکاوٹ تھی۔ لہذا، زمین اور اینٹوں نے کلکتہ میونسپلٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کے ذریعے ڈھانچوں کو مسمار کرنے کا حکم حاصل کر کے زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ جب یہ ناکام ہو گئے اور یہ خیال کیا گیا کہ زمین اور اینٹوں سے نکالنے کا مقدمہ مدعی کے خلاف کامیاب نہیں ہوسکتا ہے کہ رگھوونشی کی طرف سے زمین اور اینٹوں کے خلاف مقدمہ کرنے کے اس آلے کا فیصلہ رگھوونشی اور زمین اور اینٹوں کے درمیان معاہدے کے ذریعے کیا گیا تھا۔ دونوں کے درمیان معاہدے کے ذریعے، لینڈ اور اینٹوں نے مقدمے کا مقابلہ نہیں کیا اور مدعی کی طرف سے کسی بھی دفاع کے خطرے سے بچنے کے لیے اسے مقدمے میں بالکل بھی شامل نہیں کیا گیا۔

تمام حالات کو مل کر جواز پیش کیا گیا، اپیل کنندہ کی طرف سے اس نتیجے پر زور دیا گیا کہ مدعا علیہ نمبر 2 نے مدعی نمبر 1 کے ساتھ مل کر مدعی کے خلاف اس فرمان پر عمل درآمد کے مقصد سے ایک طرفہ فرمان حاصل کیا۔

ملی بھگت کی سب سے آسان تعریفوں میں سے ایک مسٹر جسٹس بکنل نے اسکاٹ بمقابلہ اسکاٹ (1) میں دی تھی۔'' گٹھ جوڑ کی تعریف کی جاسکتی ہے،" ماہر جج نے کہا، "ایک بے ایمان مقصد

کے لیے کیا گیا نامناسب عمل یا کوئی کام کرنے سے نامناسب پرہیز کے طور پر۔"واٹرون کے قانون لغت، 14 ویں ایڈیشن کی طرف سے دی گئی تعریف میں کافی حد تک اسی خیال کا اظہار کیا گیا ہے، پی۔212،یعنی۔, ''عدالتی کارروائیوں میں گٹھ جوڑ دو افراد کے درمیان ایک خفیہ انتظام ہے کہ ایک شخص کو کسی برے مقصد کے لیے عدالتی ٹریبونل کا فیصلہ حاصل کرنے کے لیے دوسرے کے خلاف مقدمہ دائر کرنا چاہیے۔" گٹھ جوڑ کی اس تعریف کو عدالت نے ناگوبائی 4 مل اور دیگر میں منظور کیا تھا۔ , بمقابلہ بی شماراؤ اور اورس۔(1)

اس طرح محض یہ حقیقت کہ مدعا علیہ مدعی سے اتفاق کرتا ہے کہ اگر مقدمہ لایا جاتا ہے تو وہ اس کا دفاع نہیں کرے گا، ضروری نہیں کہ گٹھ جوڑ ثابت ہو۔ یہ صرف اس صورت میں ہے جب یہ معاہدہ اس معنی میں غلط طریقے سے کیا گیا ہو کہ کسی بے ایمان مقصد کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے کہ ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ معاملے میں لینڈ اور اینٹوں نے رگھوونشی سے اتفاق کیا کہ باہر نکالنے کے مقدمے کا مقابلہ نہیں کیا جائے گا۔ جب مقدمہ دائر کیا گیا تو لینڈ اینڈ بریکس نے مقابلہ نہیں کیا اور ایک طرفہ فرمان منظور کیا گیا۔ رگھوونشی نے اس اپیل کنندہ کو اس مقدمے میں شامل نہیں کیا۔ کیا ان میں سے کوئی بھی عمل ہوسکتا ہے؟ , لینڈ اور اینٹوں نے رگھوونشی سے اتفاق کیا کہ وہ مقدمے کا مقابلہ نہیں کرے گی، لینڈ اور اینٹوں کی طرف سے مقدمے کا مقابلہ کرنے سے اصل انکار یا اپیل کنندہ کو شامل نہ کرنے میں رگھوونشی کا عمل، ایک نامناسب عمل یا کسی عمل سے نامناسب پرہیز ہونا؟ ہم نہیں سمجھتے کہ ان میں سے کسی بھی چیز کو نامناسب کیسے کہا جاسکتا ہے۔

آخری عمل پہلے کرنا، یعنی۔ , رگھوونشی کی طرف سے اپیل گزار کو مدعو کرنے کی غلطی، یہ بالکل واضح ہے کہ قانون اس بات کی ضرورت نہیں رکھتا ہے کہ ذیلی لیکسی کو فریق بنایا جائے۔ ہائی کورٹ کی طرف سے صحیح طور پر اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ایسے تمام معاملات میں جہاں مکان مالک کرایہ دار کے خلاف زمین پر قبضہ کرنے کے لیے کرایہ دار کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے اور کرایہ دار کو چھوڑنے کے درست نوٹس کی بنیاد پر پیش کیا جاتا ہے اور ذیلی کرایہ دار کو مقدمے میں

فریق کے طور پر شامل نہیں کرتا ہے، مکان مالک کا مقصد فرمان پر عمل درآمد میں ذیلی کرایہ دار کو زمین سے نکالنا ہے اور ایسا مقصد بالکل جائز ہے۔اس طرح کے مقدمے میں حکم نامہ سب لیسی کو پابند کرے گا۔ یہ ذیلی لیسی پر سختی سے عمل کرسکتا ہے؛لیکن یہ ایک ایسی پوزیشن ہے جسے وہ اچھی طرح سے سمجھتا ہے جب اس نے ذیلی لیز لیا تھا۔قانون اس کی اجازت دیتا ہے اور اس لیے اس غلطی کو نامناسب عمل نہیں کہا جا سکتا۔

نہ ہی یہ کہنا ممکن ہے، ہماری رائے میں، کہ زمین اور اینٹوں کو خارج کرنے کے مقدمے کا مقابلہ کرنے کے لیے چھوڑنا ایک نامناسب عمل تھا۔ یہ تجویز نہیں کی گئی ہے کہ زمین اور اینٹوں نے اخراج کے دعوے کے خلاف اچھا دفاع کیا تھا لیکن اسے صرف رگھوونشی کو زمین پر قبضہ کرنے میں مدد کرنے کے مقصد سے نہیں لیا۔ یہاں تک کہ اگر اس کا دفاع اچھا تھا، ہمیں نہیں لگتا کہ وہ اسے لینے کا پابند تھا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ اگر لینڈ اور اینٹوں کے پاس دفاع ہوتا اور دفاع ایسا ہوتا جو اگر عدالت کے نوٹس میں لایا جاتا تو رگھوونشی کے حق میں کسی بھی حکم نامے کے منظور ہونے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا، یہ کہنے کی وجہ ہوگی کہ سب لیسی کو شامل کرنے میں غلطی ایک بے ایمان مقصد سے کی گئی تھی اور اس کے نتیجے میں یہ نامناسب تھا۔تاہم ہمارے لیے اس معاملے پر مزید غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نہ تو نیچے کی عدالتوں میں اور نہ ہی ہمارے سامنے اپیل کنندہ ذیلی وکیل کی جانب سے کوئی تجویز دی گئی تھی کہ لینڈ اور اینٹوں کے پاس رگھوونشی کے اخراج کے دعوے کے خلاف معقول دفاع بھی تھا۔

ہم پہلے ہی اس حقیقت کا ذکر کر چکے ہیں کہ مدعی نے جن حالات میں گٹھ جوڑ کا دعوی کیا تھا ان میں سے ایک یہ تھا کہ کلکتہ ٹھیکا کرایہ داری ایکٹ مدعی کی زمین اور اینٹوں کی بے دخلی کی راہ میں رکاوٹ تھا۔ ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا اپیل کنندہ کلکتہ ٹھیکا کرایہ داری ایکٹ، 1949 کے معنی میں ٹھیکا کرایہ دار تھا یا نہیں۔اگر وہ ہوتا تو یہ قانون بلاشبہ اسے زمین اور اینٹوں کے ذریعے بے دخلی سے بچاتا۔تاہم رگھوونشی کی طرف سے زمین اور اینٹوں کے خلاف لائے گئے مقدمے میں اس ایکٹ کا کوئی اثر نہیں ہوسکا۔کلکتہ کی ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ٹھیکا کرایہ داری ایکٹ ٹھیکا کرایہ دار کو صرف اس کے زمیندار کی طرف سے بے دخلی سے بچانے کے لیے بنایا گیا تھا نہ کہ کسی ذریعہ سے بے دخلی کے خلاف۔(شمس الدین احمد بمقابلہ دینا ناتھ ملک اور دیگر۔,

1957 کے اصل فرمان نمبر 123 سے اپیل، جس کا فیصلہ 13 اگست 1959 کو ہوا)۔اس نظریے کی درستگی کو ہمارے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔نہ ہی یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ لینڈ اینڈ برکس رگھونشی کا ٹھیکا کرایہ دار تھا۔ظاہر ہے، اس کی تجویز نہیں کی جا سکی، کیونکہ زمین اور اینٹوں نے کبھی کوئی ڈھانچہ بالکل نہیں کھڑا کیا۔(سیکشن 2 میں ٹھیکا کرایہ دار کی تعریف دیکھیں۔کلکتہ ٹھیکا کرایہ داری ایکٹ، 1949 کی شق 5)۔ریکارڈ پر موجود مواد پر ہم مطمئن ہیں کہ ایسا کوئی دفاع نہیں تھا جو لینڈ اور اینٹوں سے رگھونشی کے اخراج کے دعوے کی مزاحمت کے لیے اٹھایا جا سکتا تھا۔

اس معاملے کی اصل بات یہ ہے: کیا رگھونشی کی طرف سے زمین پر قبضہ کرنے کی یہ کوشش بے ایمان تھی یا مذموم مقصد؟ مسٹر دیسائی ہمیں اس حقیقت سے بے ایمانی کا اظہار کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ رگھونشی اور لینڈ اور اینٹوں کے ڈائریکٹر عام تھے اور اس لیے جو لوگ لینڈ اور اینٹوں میں دلچسپی رکھتے تھے وہ بھی یہ دیکھنے میں دلچسپی رکھتے تھے کہ رگھونشی کو 1960 تک عمارت کی تعمیر کے عہد نامے کی تعمیل کرنے میں ناکامی کی وجہ سے اس کے لیز کو ضبط کرنے کی وجہ سے تکلیف نہیں اٹھانی پڑی۔یہ سب سچ سمجھا جا سکتا ہے۔لیکن، ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ یہ رگھونشی کی زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کو بے ایمان یا بدصورت کیسے بنا دے گا۔ایسا نہیں ہے کہ رگھونشی اصل میں زمین پر قبضہ نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ زمین اور اینٹوں کو قبضہ حاصل کرنے میں مدد کرنا چاہتا تھا۔یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ڈائریکٹرز کی شناخت اور مرکزی شیئر ہولڈرز کی شناخت کسی بھی طرح سے اس پوزیشن کو متاثر نہیں کرتی ہے کہ قانون میں اور حقیقت میں رگھونشی اور لینڈ اینڈ بریکس الگ اور الگ ادارے تھے۔یہ دور سے بھی تجویز نہیں کیا گیا ہے کہ رگھونشی اور لینڈ اینڈ بریکس واقعی ایک ہی شخص تھے جن کے دو نام تھے۔اگر ایسا ہوتا تو یہ سوچنے کی اچھی وجہ ہو سکتی تھی کہ یہ کلکتہ ٹھیکا کرایہ داری ایکٹ، 1949 کی طرف سے پیش کردہ رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش میں تھا کہ رگھونشی کے زمین اور اینٹوں کو نکالنے کے لیے مقدمہ کرنے کے اس طریقے کا سہارا لیا گیا۔درحقیقت، اگر رگھونشی اور زمین اور اینٹیں ایک ہی شخص کی ملکیت ہوتیں تو زمین اور اینٹوں کا قبضہ رگھونشی کا ہوتا اور رگھونشی کا زمین اور اینٹوں کو نکالنے کا مقدمہ بے معنی ہوتا۔لیکن، یہ اپیل کنندہ کا معاملہ نہیں ہے۔ہائی کورٹ کے فیصلے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی کے وکیل نے عدالت کے سامنے واضح کیا کہ یہ اس کے مؤکل کا معاملہ نہیں تھا کہ سادہ جھگڑے کا اصل کرایہ دار رگھونشی پرائیویٹ لمیٹڈ تھا، نہ کہ لینڈ اینڈ بریکس لمیٹڈ۔ہمارے

سامنے موجودہ اپیل میں بھی مسٹر دیسائی نے اس بنیاد پر دلیل دی کہ زمین اور اینٹیں اور رگھوونشی الگ الگ ادارے تھے اور رگھوونشی کے تحت زمین اور اینٹوں کا لیز 1955 کے سوٹ نمبر 3283 کے وقت ایک حقیقی موجودہ لیز تھا۔

ہمارے فیصلے میں، ہائی کورٹ کی اپیلٹ بنچ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مدعی یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ 1955 کے سوٹ نمبر 3283 کا فرمان ملی بھگت کے طور پر حاصل کیا گیا تھا۔اس لیے سوٹ کو صحیح طور پر خارج کر دیا گیا۔

اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and integrity of this document